انور مسعود

(ولادت: ۱۹۳۵ء)

قطعات

جو چوٹ بھی لگی ہے وہ پہلی سے بڑھ کے تھی
ہر ضربِ کربناک پہ میں تلملا اُٹھا
پانی کا ، سوئی گیس کا ، بجلی کا ، فون کا
بل اتنے مل گئے ہیں کہ میں بلبلا اُٹھا

☆☆☆

تمھاری بھینس کیسے ہے کہ جب لاٹھی ہماری ہے
اب اس لاٹھی کی زد میں جو بھی آئے سو ہمارا ہے
مذمّت کاریوں سے تم ہمارا کیا بگاڑو گے؟
تمھارے ووٹ کیا ہوتے ہیں جب ویٹو[1] ہمارا ہے

☆☆☆

اُجڑا سا وہ نگر کہ ہڑپّا ہے جس کا نام
اُس قریۂ شکستہ و شہرِ خراب سے
عبرت کی اِک چھٹانک برآمد نہ ہو سکی
کلچر نکل پڑا ہے منوں کے حساب سے

☆☆☆

کلرکوں سے آگے بھی افسر ہیں کتنے
جو بے انتہا صاحبِ غور بھی ہیں
ابھی چند میزوں سے گزری ہے فائل
''مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں''

(قطعہ کلامی)

---

1 VETO: اقوام متحدہ میں سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کا حق، جس کے تحت کسی قرارداد کو مسترد کیا جاسکتا ہے۔

سوالات

۱۔ شاعر نے پہلے قطعے میں کس معاشرتی مسئلے کی نشاندہی کی ہے؟

۲۔ دوسرے قطعے میں شاعر نے طنز و مزاح کے انداز میں کس عالمی مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے؟

۳۔ دوسرا قطعہ پڑھتے ہی ذہن میں کون سی معروف ضرب المثل آتی ہے اور اس کا مفہوم کیا ہے؟

۴۔ اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ ہڑپا کے کھنڈرات پنجاب میں کہاں واقع ہیں اور ان سے عبرت کا کون سا پہلو نکلتا ہے؟

۵۔ شاعر نے چوتھے قطعے میں ہمارے دفتری نظام کا کون سا المیہ بیان کیا ہے؟

۶۔ مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیے:

ضربِ کربناک، قریۂ شکستہ، شہرِ خراب، صاحبِ غور، مذمت کاری، مقاماتِ آہ و فغاں

۷۔ اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ چوتھے قطعے کے آخری مصرعے کو واوین میں کیوں لکھا گیا ہے؟ اصطلاح میں اسے کیا کہتے ہیں؟

۸۔ قطعہ ایسی صنفِ نظم ہے، جس میں کم از کم دو شعر ہوتے ہیں جن میں دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتا ہے اور ہر قطعے میں الگ مفہوم ادا کیا جاتا ہے۔ آپ اپنی لائبریری سے انور مسعود کا کوئی سا مجموعہ کلام حاصل کیجیے اور اس میں سے اپنی پسند کے مزید چار قطعات اپنی کاپی میں لکھیے۔

☆☆☆☆☆

خواجہ میر دردؔ
(۱۷۱۹ء۔۱۷۸۵ء)

(۱)

کام مَردوں کے جو ہیں ، سو وہی کر جاتے ہیں
جان سے اپنی جو کوئی کہ گزر جاتے ہیں

موت! کیا آ کے فقیروں سے تجھے لینا ہے
مرنے سے آگے ہی ، یہ لوگ تو مر جاتے ہیں

دید وادید جو ہو جائے، غنیمت سمجھو
جوں شرر ورنہ ہم اے اہلِ نظر جاتے ہیں

بے ہنر ، دشمنِ اہلِ ہنر سے ، آ کر
منہ پہ چڑھتے تو ہیں ، پر جی سے اُتر جاتے ہیں

ہم کسی راہ سے واقف نہیں ، جوں نورِ نظر
رہنما تو ہی تو ہوتا ہے ، جدھر جاتے ہیں

آہ! معلوم نہیں ، ساتھ سے اپنے شب و روز
لوگ جاتے ہیں چلے ، سو یہ کدھر جاتے ہیں

تا قیامت نہیں مٹنے کا دلِ عالم سے
دردؔ ہم اپنے عوض چھوڑے اثر جاتے ہیں

(۲)

کیا فرق داغ و گل میں کہ جس گل میں بو نہ ہو
کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تُو نہ ہو

ہووے نہ حَول و قُوّت[1] اگر تیری درمیاں
جو ہم سے ہو سکے ہے، سو ہم سے کُھو نہ ہو

جو کچھ کہ ہم نے کی ہے تمنا، ملی مگر
یہ آرزو رہی ہے کہ کچھ آرزو نہ ہو

جوں شمع جمع ہوویں گر اہلِ زباں ہزار
آپس میں چاہیے کہ کبھی گفتگو نہ ہو

جوں صُبح، چاکِ سینہ مرا، اے رفو گراں!
یاں تو کسو کے ہاتھ سے ہرگز رفو نہ ہو

اے دردؔ زنگ صورت اگر اس میں جا کرے
اہلِ صفا میں آئینۂ دل کو رُو نہ ہو

(دیوانِ دردؔ)

---

[1] طاقت اور قدرت (لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) کا مخفف یعنی کسی میں نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ کوئی نیکی کرنے کی قوت حاصل ہے سوائے خدائے بزرگ و برتر کے جو سب سے بلند اور مرتبے والا ہے۔

سوالات

۱۔ خواجہ میر درد ایک باعمل صوفی اور اخلاقی اقدار کے علم بردار شاعر ہیں۔ بتائیے انھوں نے پہلی غزل کے مطلعے میں مردانہ وار کام کسے قرار دیا ہے؟

۲۔ میر درد نے پہلی غزل کے دوسرے شعر میں فقیروں کی یہ خصوصیت بیان کی ہے کہ یہ لوگ تو مرنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ اس کا مفہوم کیا ہے؟

۳۔ پہلی غزل کے چوتھے شعر کے حوالے سے بتائیے کہ بے ہنر جی سے کیسے اتر جاتے ہیں؟

۴۔ خواجہ میر درد نے دوسری غزل کے مطلع میں دل کے لیے لازمی چیز کیا قرار دی ہے؟

۵۔ شاعر نے دوسری غزل کے دوسرے شعر میں خدا سے مخاطب ہو کر کس بات کو تسلیم کیا ہے؟

۶۔ پہلی غزل کے تیسرے اور دوسری غزل کے چوتھے اور پانچویں شعر میں تشبیہ کی نشاندہی کیجیے؟

۷۔ درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیے:

دیدوادید، اہلِ نظر، دلِ عالم، داغ وگل، حَول وقُوّت، چاکِ سینہ، اہلِ صفا، آئینۂ دل

۸۔ مندرجہ ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

جان سے گزر جانا، منہ پہ چڑھنا، جی سے اتر جانا

۹۔ مندرجہ ذیل کا تلفظ اعراب لگا کر واضح کیجیے:

دیدوادید، غنیمت، واقف، عوض، دل عالم، حول وقوت، صبح

۱۰۔ خواجہ میر درد کی غزلوں کے مندرجہ ذیل شعروں کی تشریح کیجیے:

بے ہنر ، دشمنِ اہلِ ہنر سے ، آ کر
مُنہ پہ چڑھتے تو ہیں ، پر جی سے اتر جاتے ہیں
کیا فرق داغ و گُل میں کہ جس گُل میں بُو نہ ہو
کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تُو نہ ہو
ہووے نہ حول و قوّت اگر تیری درمیاں
جو ہم سے ہو سکے ہے ، سو ہم سے کبھو نہ ہو

☆☆☆☆☆

شیخ غلام ہمدانی مصحفی
(۱۷۵۱ء - ۱۸۲۴ء)

(۱)

دنیا میں جب تلک کہ میں اندوہ گیں رہا
غم دل سے اور دل سے میرے غم ، قریں رہا

رونے سے کام بس کہ شب اے ہم نشیں رہا
آنکھوں پہ کھینچتا میں، سرِ آستیں رہا

نازُک مزاج تھا میں بہت اس چمن کے بیچ
جب تک رہا تو خندۂ گل سے حزیں رہا

ہمدم جو دیکھتا ہوں تو پہلو میں دل نہیں
بیٹھا تھا اس کے پاس ، مرا دل وہیں رہا

آخر کو ہو کے لالہ اُگا نوبہار میں
خونِ شہیدِ عشق نہ زیرِ زمیں رہا

دی جان ایسے ہوش سے اپنی کہ خلق کو
جینے کا میرے تا دمِ آخر یقیں رہا

یارانِ گرم رَو تو سب آگے نکل گئے
ان سے میں تنگِ قافلہ پیچھے کہیں رہا

رَکھوں میں روک کیوں کر دل اپنے کو مصحفی
میرے کہے میں اب تو میرا دل نہیں رہا

(۲)

نہ گیا کوئی عدم کو دلِ شاداں لے کر
یاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و ارماں لے کر

باغ وہ دشتِ جنوں تھا کہ کبھی جس میں سے
لالہ و گل گئے ثابت نہ گریباں لے کر

پردۂ خاک میں سو ، سو رہے جا کر افسوس
پردہ رخسار پہ کیا کیا مہِ تاباں لے کر

ابر کی طرح سے کر دیویں گے عالم کو نہال
ہم جدھر جاویں گے، یہ دیدۂ گریاں لے کر

پھر گئی سوئے اسیرانِ قفس بادِ صبا
خبر آمدِ ایامِ بہاراں لے کر

مصحفی گوشۂ عزلت کو سمجھ تختِ شہی
کیا کرے گا تُو عبث مُلکِ سلیماں[1] لے کر

(دیوانِ مصحفی)

۱۔ حضرت داوٗدؑ کے بیٹے اور بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر و بادشاہ۔ روایت ہے کہ تمام حیوانات اور جن و انس ان کے تابع تھے۔

سوالات

۱۔ مصحفی کی دونوں غزلوں میں قافیے اور ردیف کی نشاندہی کیجیے۔

۲۔ چند جملوں میں وضاحت کیجیے:

(الف) دنیا میں اندوہ گیں رہنے کا مفہوم کیا ہے؟

(ب) چمن میں خندۂ گل سے حزیں رہنے سے کیا مراد ہے؟

(ج) خونِ شہیدِ عشق آخر کس رنگ میں ظاہر ہوا؟

(د) خلق کو تا دمِ آخر مرنے کا یقین کیوں نہ آیا؟

(ہ) قافلے میں کون آگے نکل گیا اور کون پیچھے رہا؟

(و) شاعر کے خیال میں لالہ و گُل کے گریباں ثابت کیوں نہیں ہیں؟

(ز) مہِ تاباں کے زیرِ زمیں چلے جانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ح) شاعر نے گوشۂ عُزلت کو تختِ شہی پر کیوں ترجیح دی ہے؟

۳۔ درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیے:

اندوہ گیں، سرِ آستیں، خندۂ گل، زیرِ زمیں، تا دمِ آخر، تنگِ قافلہ، دلِ شاداں، پردۂ خاک، مہِ تاباں، دیدۂ گریاں، اسیرانِ قفس، گوشۂ عزلت، تختِ شہی

۴۔ شاعر نے دوسری غزل میں دیدۂ گریاں کو ابر سے تشبیہ دی ہے۔ بتائیے کہ ان میں وجہِ شبہ کیا ہے؟

۵۔ آپ تلمیح کی تعریف پڑھ چکے ہیں۔ بتائیے کہ دوسری غزل کے مقطعے میں کون سی تلمیح آئی ہے اور اس کے پس منظر میں کیا روایت ہے؟

۶۔ مندرجۂ ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

دنیا، غم، مزاج، چمن، خلق، قافلہ، گریباں، بادِ صبا، آمد، گوشۂ عزلت

۷۔ مصحفی کی پہلی غزل کے درجِ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

ے آخر کو ہو کے لالہ اُگا نوبہار میں
خونِ شہید عشق نہ زیرِ زمیں رہا

- دی جاں ایسے ہوش سے اپنی کہ خلق کو
جینے کا میرے تا دمِ آخر یقیں رہا
- یارانِ گرم رَو تو سب آگے نکل گئے
ان سے میں تنگِ قافلہ پیچھے کہیں رہا

۸۔ مصحفی کی دوسری غزل کے مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

- پردۂ خاک میں سو، سو رہے جا کر افسوس
پردۂ رخسار پہ کیا کیا مہِ تاباں لے کر
- ابر کی طرح سے کر دیویں گے عالَم کو نہال
ہم جدھر جاویں گے یہ دیدۂ گریاں لے کر
- پھر گئی سوئے اسیرانِ قفس بادِ صبا
خبرِ آمدِ ایّامِ بہاراں لے کر

☆☆☆☆☆

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ
(۱۷۹۷ء-۱۸۶۹ء)

(۱)

بس کہ دُشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی مُیسّر نہیں انساں ہونا

وائے دیوانگیٔ شوق کہ ہر دم مُجھ کو
آپ جانا اُدھر اور آپ ہی حیراں ہونا

عشرتِ قتل گہِ اہلِ تمنّا مت پوچھ
عیدِ نظّارہ ہے شمشیر کا عُریاں ہونا

لے گئے خاک میں ہم داغِ تمنّائے نشاط
تُو ہو اور آپ بہ صد رنگ گلستاں ہونا

عشرتِ پارۂ دل ، زخمِ تمنّا کھانا
لذّتِ ریشِ جگر ، غرقِ نمکداں ہونا

کی مِرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ
ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

حَیف اُس چار گرہ کپڑے کی قسمت ، غالبؔ
جس کی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا

(۲)

کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فُغاں کیوں ہو
نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سر گراں کیوں ہو

کیا غم خوار نے رُسوا، لگے آگ اِس محبت کو
نہ لاوے تاب جو غم کی، وہ میرا راز داں کیوں ہو

یہ کہَ سکتے ہو، ہم دل میں نہیں ہیں، پر یہ بتلاؤ
کہ جب دل میں تمھِیں تم ہو، تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو

یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں
عدُو کے ہو لیے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو

نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تُو غالبؔ
ترِے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو؟

(دیوانِ غالبؔ)

سوالات

۱۔ مرزا غالب کی دونوں غزلوں میں مطلع اور مقطعے کی نشاندہی کیجیے۔

۲۔ پہلی غزل کے دوسرے شعر میں مرزا غالب کس بات پر حیرانی کا اظہار کر رہے ہیں؟

۳۔ پہلی غزل کے تیسرے شعر میں اہلِ تمنا کو شمشیرِ عریاں ہلالِ عید کیوں نظر آتی ہے؟

۴۔ دوسری غزل کے مطلع میں مرزا غالب زبان پر کوئی حرفِ شکایت لانا پسند نہیں کرتے۔اس کا کیا مفہوم ہے؟

۵۔ دوسری غزل کے دوسرے شعر میں مرزا غالب اپنی وضع داری پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔اس سے کیا مراد ہے؟

۶۔ غزل علائم و رموز کی زبان ہے یعنی شاعر کچھ علامتوں اور اشاروں کنایوں میں اپنی دلی کیفیات کا اظہار نہایت لطیف پیرائے میں کرتا ہے۔دوسری غزل کے پانچویں شعر کے حوالے سے بتائیے کہ ''آسمان'' کس بات کی علامت ہے؟

۷۔ مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیے:

دیوانگیٔ شوق، اہلِ تمنا، زود پشیماں، پارۂ دل، بہ صد رنگ، عیدِ نظّارہ

۸۔ مندرجہ ذیل مصرعوں کو اصل لفظ کی مدد سے مکمل کیجیے:

(الف) آدمی کو بھی مُیسّر نہیں-------- ہونا

(ب) نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں----- کیوں ہو

۹۔ مرزا غالب کی دونوں غزلوں کے دوسرے اور چھٹے شعر کی تشریح کیجیے۔

☆☆☆☆☆

(۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء)

(۱)

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اَسرارِ شہنشاہی

عطّار[۱] ہو، رومی[۲] ہو، رازی[۳] ہو، غزالی[۴] ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

نومید نہ ہو اِن سے، اے رہبرِ فرزانہ!
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

اے طائرِ لاہُوتی! اُس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اَولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بُوئے اسدُاللّٰہی

آئینِ جوانمرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رُوباہی

---

۱ پورا نام خواجہ فریدالدّین عطارؒ ہے۔ چھٹی صدی ہجری کے نصف اوّل میں نیشاپور (ایران) میں پیدا ہوئے۔ فارسی کے مشہور صوفی اور شاعر تھے۔

۲ رومی سے مراد ہے مولانا رومؒ (جلال الدّین محمد ۱۲۰۷ء–۱۲۷۳ء) بلخ میں پیدا ہوئے اور روم (ترکی) کے شہر قونیہ میں فوت ہوئے۔ علامہ اقبال خود کو مولانا رومؒ کا معنوی شاگرد کہتے تھے اور کلام الٰہی اور حدیث شریف کے بعد مثنوی مولانا رومؒ سے استفادہ کرتے تھے۔

۳ شیخ فخرالدین رازیؒ (۵۴۴ھ ۔ ۶۰۶ھ) رَے (ایران) میں پیدا ہوئے۔ تفسیر اور منطق و فلسفہ کے استادِ کامل اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔

۴ امام غزالیؒ (۴۵۰ھ۔۵۰۵ھ) طوس (ایران) میں پیدا ہوئے۔ فلسفہ وحکمت کے استادِ کامل تھے۔ اسلامی تعلیمات کی غیر فانی کتابوں ''احیاء العلوم'' اور ''کیمیائے سعادت'' کے علاوہ ستر سے زیادہ کتب تصنیف کیں۔

(۲)

نہ تخت و تاج میں، نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیل
یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لا اِلٰہ میں ہے

وہی جہاں ہے ترا جس کو تو کرے پیدا
یہ سنگ و خشت نہیں جو تری نگاہ میں ہے

مہ و ستارہ سے آگے مُقام ہے جس کا
وہ مُشتِ خاک ابھی آوارگانِ راہ میں ہے

خبر ملی ہے خدایانِ بحر و بر سے مجھے
فرنگ رہ گزرِ سیلِ بے پناہ میں ہے

تلاش اس کی فضاؤں میں کر نصیب اپنا
جہانِ تازہ مری آہِ صبح گاہ میں ہے

مرے کدو کو غنیمت سمجھ کہ بادۂ ناب
نہ مدرسے میں ہے باقی نہ خانقاہ میں ہے

(بالِ جبریل)

سوالات

۱۔ علامہ اقبالؒ کی پہلی غزل میں کون سے الفاظ قافیے کے طور پر استعمال ہوئے ہیں اور یہ کہ اس غزل میں ردیف کیوں نہیں آئی؟ اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

۲۔ دوسری غزل میں قافیے اور ردیف کی نشاندہی کیجیے۔

۳۔ علامہ اقبالؒ کی پہلی غزل کے مطلع کے حوالے سے بتائیے کہ وہ کون سا جذبہ ہے جو غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی کھول دیتا ہے؟ تاریخ کے اوراق سے کوئی مثال دیجیے۔

۴۔ پہلی غزل کے دوسرے شعر کے حوالے سے چند سطروں میں واضح کیجیے کہ علامہ اقبالؒ کے نزدیک ''آہِ سحر گاہی'' کی کیا اہمیت ہے؟

۵۔ علامہ اقبالؒ نے پہلی غزل کے چوتھے شعر میں ''طائرِ لاہوتی'' کی اصطلاح کس کے لیے استعمال کی ہے، اس کا مفہوم کیا ہے؟

۶۔ ''بوئے اسد اللّٰہی'' سے کیا مراد ہے؟ ایک مردِ فقیر یہ خوبی اختیار کر کے دارا وسکندر پر کیسے فوقیت حاصل کر لیتا ہے؟

۷۔ پہلی غزل کے آخری شعر کے حوالے سے بتائیے:

(الف) جواں مردوں کا آئین کیا ہے؟

(ب) اللہ کے شیر کون ہوتے ہیں؟

۸۔ علامہ اقبالؒ کی دوسری غزل کے دوسرے شعر کے حوالے سے بتائیے کہ ''لا اِلٰہ'' میں کون سا نکتہ پوشیدہ ہے؟

۹۔ دوسری غزل کے چوتھے شعر کے حوالے سے بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کا مُقام مہ وستارہ سے آگے ہے؟

۱۰۔ دوسری غزل کے پانچویں شعر کے حوالے سے بتائیے ''خدایانِ بحر و بر'' سے کیا مراد ہے؟

۱۱۔ مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیے:

آدابِ خود آگاہی، سحر گاہی، رہبر فرزانہ، کم کوش، طائرِ لاہوتی، آئینِ جواں مرداں، مردِ قلندر، سنگ وخشت، مشتِ خاک، سیلِ بے پناہ

۱۲۔ درج ذیل کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

رزق، پرواز، آئین، بارگاہ، نکتہ، مقام، مشتِ خاک

۱۳۔ علامہ اقبال کی پہلی غزل کے آخری تین شعروں کی تشریح کیجیے۔

☆☆☆☆☆

ناصؔر کاظمی
(۱۹۲۵ء-۱۹۷۲ء)

(۱)

دل میں اِک لہر سی اُٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

شور برپا ہے خانۂ دل میں
کوئی دیوار سی گری ہے ابھی

بھری دنیا میں جی نہیں لگتا
جانے کس چیز کی کمی ہے ابھی

تو شریکِ سخن نہیں ہے تو کیا
ہم سخن تیری خامشی ہے ابھی

یاد کے بے نشاں جزیروں سے
تیری آواز آ رہی ہے ابھی

شہر کی بے چراغ گلیوں میں
زندگی تجھ کو ڈھونڈتی ہے ابھی

وقت اچھا بھی آئے گا ناصؔر
غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی

(۲)

اے ہم سخن وفا کا تقاضا ہے اب یہی
میں اپنے ہاتھ کاٹ لوں، تو اپنے ہونٹ سی

کن بے دلوں میں پھینک دیا حادثات نے
آنکھوں میں جن کی نور نہ باتوں میں تازگی

بول اے مِرے دیار کی سوئی ہوئی زمیں
میں جن کو ڈھونڈتا ہوں کہاں ہیں وہ آدمی

میٹھے تھے جن کے پھل، وہ شجر کٹ کٹا گئے
ٹھنڈی تھی جس کی چھاؤں وہ دیوار گر گئی

بازار بند، راستے سنسان، بے چراغ
وہ رات ہے کہ گھر سے نکلتا نہیں کوئی

ناصرؔ بہت سی خواہشیں دل میں ہیں بے قرار
لیکن کہاں سے لاؤں، وہ بے فکر زندگی

(دیوان)

سوالات

۱۔ چند جملوں میں وضاحت کیجیے:

(الف) دل میں اک لہر سی اٹھنے کا مفہوم کیا ہے؟

(ب) خانۂ دل میں کیسا شور برپا ہے؟

(د) خامشی ہم سخن کیسے بنتی ہے؟

(ہ) شاعر نے ماضی کی یادوں کو بے نشاں جزیرے کیوں کہا ہے؟

(و) زندگی شہر کی بے چراغ گلیوں میں کیا ڈھونڈتی ہے؟

(ز) شاعر کے نزدیک وفا کا تقاضا کیا ہے؟

(ح) حادثات نے شاعر کو کیسے لوگوں کے درمیان لا پھینکا ہے؟

۲۔ ناصر کاظمی کی دوسری غزل میں ردیف نہیں ہے محض قافیہ ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ شعر کے لیے ردیف ضروری نہیں البتہ قافیے کا ہونا ضروری ہے۔ آپ اپنی کتاب کے حصہ غزل میں کوئی اور ایسی غزل تلاش کیجیے جس میں ردیف نہ آئی ہو؟

۳۔ ناصر کاظمی کے ہاں شجر اور دیوار کے الفاظ بطور استعارہ کس کے لیے استعمال ہوئے ہیں؟

۴۔ ناصر کاظمی کی پہلی غزل کے پہلے دو شعروں میں جو تشبیہات استعمال ہوئی ہیں، اُن کی وضاحت کیجیے۔

۵۔ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

۔ بول اے میرے دیار کی سوئی ہوئی زمیں
میں جن کو ڈھونڈتا ہوں کہاں ہیں وہ آدمی

۔ میٹھے تھے جن کے پھل، وہ شجر کٹ کٹا گئے
ٹھنڈی تھی جس کی چھاؤں وہ دیوار گر گئی

۔ بازار بند، راستے سنسان، بے چراغ
وہ رات ہے کہ گھر سے نکلتا نہیں کوئی

☆☆☆☆☆

فراقؔ گورکھپوری
(۱۸۹۶ء۔۱۹۸۲ء)

اُداسی ، بے دلی ، آشفتہ حالی میں کمی کب تھی
ہماری زندگی یارو ہماری زندگی کب تھی
علائق سے ہوں بیگانہ و لیکن اے دلِ غمگیں
تجھے کچھ یاد تو ہو گا کسی سے دوستی کب تھی
حیاتِ چندروزہ بھی حیاتِ جاوداں نکلی
جو کام آئی جہاں کے وہ متاعِ عارضی کب تھی
یہ دنیا کوئی پلٹا لینے ہی والی ہے اب شاید
حیاتِ بے سکوں کے سر میں یہ شوریدگی کب تھی
مرے نغموں نے اے دنیائے غم چمکا دیا تجھ کو
ترے ظلمت کدے میں زندگی کی روشنی کب تھی
فراقؔ اب اتفاقاتِ زمانہ کو بھی کیا کہیے
محبت کرنے والوں سے کسی کو دشمنی کب تھی

(شعلۂ ساز)

سوالات

۱۔ فراق گورکھپوری کی غزل میں قافیہ اور ردیف کی نشاندہی کیجیے۔

۲۔ فراق کی غزل کے تیسرے اور چوتھے شعر کی تشریح کیجیے۔

۳۔ فراق نے غزل میں اتفاقاتِ زمانہ کو کس بات کا موجب قرار دیا ہے؟ آپ کس حد تک اس سے متفق یا غیر متفق ہیں؟ بحث کیجیے۔

۴۔ مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیے:

آشفتہ حالی، دلِ غمگین، حیاتِ چندروزہ، حیاتِ جاوداں، متاعِ عارضی، حیاتِ بے سکوں، دنیائے غم، اتفاقاتِ زمانہ، ظلمت کدہ

۵۔ اس غزل میں سے محاورے تلاش کیجیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆☆☆☆☆☆

تابشؔ دہلوی
(۱۹۱۳ء۔۲۰۰۴ء)

سکوں درکار ہے لیکن سکوں حاصل نہیں ہوتا
ذرا جو دل کو ٹھیرا[1] دے وہ دردِ دل نہیں ہوتا

کبھی ہر جلوۂ صد رنگ حاصل تھا نگاہوں کو
اب اشکِ خوں بھی چشمِ شوق کو حاصل نہیں ہوتا

ہر اک کارِ تمنّا پر یہ مجبوری، یہ مختاری
مجھے آساں نہیں ہوتا، تجھے مشکل نہیں ہوتا

ہمیں ہنگامہ آرا تھے مگر ہم جب سے ڈوبے ہیں
کہیں طوفاں نہیں اُٹھتا، کہیں ساحل نہیں ہوتا

تماشا سوز ہے ہر جلوۂ اندازِ یکتائی
تمھیں تم ہو، کوئی پردہ بھی اب حائل نہیں ہوتا

رہا اِک اِک قدم پر پاسِ آدابِ طلب ورنہ
وہاں ہم تھے جہاں پانا ترا مشکل نہیں ہوتا

ازل سے اپنا مقصودِ طلب ہے کون اے تابشؔ
کہ پائے جستجو شرمندۂ منزل نہیں ہوتا

(نیمروز)

۱۔ ٹھیرا.........مروّجہ املا 'ٹھہرا' ہے۔

سوالات

۱۔ تابشؔ کی اس غزل کے دوسرے اور آخری شعر کی تشریح کیجیے۔

۲۔ غزل کے چوتھے شعر میں تابش کس بات کا دعویٰ کر رہے ہیں؟ آپ کس حد تک متفق یا غیر متفق ہیں؟ بحث کیجیے۔

۳۔ غزل میں کچھ الفاظ و تراکیب ایک دوسرے کی متضاد کے طور پر آئے ہیں۔ آپ انھیں تلاش کر کے لکھیے۔

۴۔ مندرجہ ذیل مرکبات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

کارِ تمنا، تماشا سوز، ہنگامہ آرا، چشمِ شوق، آدابِ طلب، پائے جستجو، شرمندۂ منزل، اشکِ خوں

۵۔ مندرجہ ذیل مصرعوں کو اصل لفظ کی مدد سے مکمل کیجیے:

الف۔ ہر اک کارِ تمنا پر یہ مجبوری، یہ..................

ب۔ ....ہم تھے جہاں پانا ترا مشکل نہیں ہوتا

ج۔ تمھیں تم ہو، کوئی..................بھی اب حائل نہیں ہوتا

د۔ کبھی ہر جلوۂ صد رنگ..................تھا نگاہوں کو

☆☆☆☆☆

فرہنگ

نوٹ: فرہنگ میں الفاظ کے بالعموم وہی معنی دیے گئے ہیں جو متن سے مطابقت رکھتے ہیں۔

۱۔ مناقبِ عمر بن عبدالعزیزؒ

استیصال : جڑ سے اکھیڑنا
بدعت : دین میں نئی بات پیدا کرنا
جھلا کر : غصّے میں آ کر
راست باز : سچّا
زُعم : گمان، ظن، خیال
قلم انداز کرنا : لکھنے میں چھوڑ جانا
لحظہ : لمحہ، پل، دم
مُتدیّن : مومن، دین دار، معاملہ اور بات کا سچّا
مسند : تخت
مناقِب : منقبت کی جمع، ہنر، تعریف، بڑائی

۲۔ تشکیلِ پاکستان

اِحیا : زندہ کرنا، زندگی بخشنا
اظہر من الشمس : سورج سے زیادہ نمایاں، بہت واضح
اکارت : ناکارہ، بے سود، بے فائدہ
انحطاط : زوال، کمی
بروئے کار آنا : کام میں آنا
بُرہان : قطعی دلیل، جس میں کوئی شبہ نہ ہو
بیگانگی : بے تعلقی، پرایاپن
پراگندہ : منتشر، پریشان، بتنکر
پرتوفگن : روشنی دینے والا، شعاع ڈالنے والا
تخریب : خراب کرنا، بگاڑنا، تعمیر کا متضاد
جبروت : عظمت، جلال
چرخ : آسمان
حصے بخرے کرنا : حصے تقسیم کرنا، آپس میں بانٹنا
سَطوَت : رعب، شان و شوکت
سنگھٹن : مسلمانوں کو ختم کرنے کی ہندوؤں کی ایک تحریک کا نام
شُدھی : ہندوؤں کی ایک تحریک کا نام جو انھوں نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے شروع کی تھی۔
علم الکلام : مذہبی امور کو عقلی دلائل سے ثابت کرنے کا علم
غائر : گہرا، وسیع
مذموم : بُرا، خراب، قابلِ مذمّت
مساعی : مَسعات کی جمع، کوشش، جدوجہد
مُصلح : اصلاح کرنے والا
مُناقشات : مُناقشہ کی جمع، جھگڑے، لڑائیاں
منجملہ : سب میں سے، تمام میں سے
ناگفتہ بہ : جن کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے
نیابتِ الٰہی : اللہ تعالیٰ کا نائب ہونا
نیلی فام : نیل گوں، نیلے رنگ کا
ہیٹے رہنا : کم پڑنا، پست ہمت ہونا، کم درجے کا ہونا

۳۔ نواب محسن الملک

پارَس : ایک خاص پتھر، جس کی نسبت روایت ہے کہ جو اگر لوہے سے چُھو جائے اس کو سونا کر دے۔
جاہ و ثروت : شان و شوکت، منصب و دولت
رسا : کسی چیز تک پہنچنے والا
زیربار : بوجھ تلے دبا ہوا
قلم فرسائی : لکھنے کی زحمت
مُنقبض : افسردہ اور ناراض
مُکدّر : ناخوش، ملول
مہر آمیز : محبت بھرا
میلاد : پیدائش
نہج : طور، طریقہ، ڈھنگ
وجاہت : خوب صورتی، رعب، دبدبہ

۴۔ محنت پسند خردمند

احتیاج : حاجت، ضرورت
پیراہن : لباس
تونگری : امیری، دولت مندی
خدائی : دنیا جہان، مخلوقِ خدا
خردمند : عقل مند، دانا
خسروِ آرام : آرام کا بادشاہ

ڈالی : ٹوکری جس میں میوے رکھ کر حُکام کو پیش کرتے ہیں۔
ذُرّیات : جمع ذُرّیت کی، اولاد، نسل
ریلا : دھکا، سیلاب، متحرک ہجوم
زمزمہ : نغمہ، ترنّم، گیت
شمیم : خوش بودار ہوا
شوریّت : کھاری پن، بنجر پن
غول : گروہ، انبوہ، مجمع
کلیل کرنا : چوپایوں کا خوشی سے اچھلنا کودنا
مُدام : ہمیشہ، سدا، متواتر
مفرح : فرحت بخش، خوشی دینے والا
مقوّی : قوت بخش، طاقت دینے والا
یک قلم : بالکل، تمام، یک لخت

۵۔ اکبری کی حماقتیں

آنکنا : قیمت لگانا، جانچنا
اجلوانا : چلا دینا، چمکانا، میل کچیل دور کرنا
التفات : توجّہ
بالفعل : اس وقت، موجودہ حالت میں، سرِ دست
بالی پتے : پتوں کی شکل کے جڑاؤ آویزے جو کان کی بالیوں میں لٹکاتے ہیں۔
باؤلی : پاگل، دیوانی
بغارے : بڑے بڑے چھید، شگاف
پٹوا : زری باف، وہ شخص جو مالا یا تسبیح یا زیور میں ڈوری ڈالتا ہے۔
چندے آفتاب، چندے ماہتاب : حسن و جمال میں سورج اور چاند جیسا ہونا
دھگدگی : گلے کا ایک زیور جو سینے سے اوپر لٹکا رہتا ہے۔
زمزمی : آبِ زم زم رکھنے کا چھوٹا برتن
عقیق البحر : سرخ رنگ کا قیمتی پتھر جو سمندر سے نکلتا ہے، مونگا
کٹڑا : زمین کا چھوٹا سا آباد قطعہ
کٹنی : مکّار عورت، ٹھگ عورت، جھانسا دینے والی عورت
کلابتو : سونے یا چاندی کے تاروں کی ڈور
کلاوہ : کچّا سوت، کچّا دھاگا
گنڈا : دھاگا جس پر منتر یا کوئی عمل پڑھ کر گرہ دیتے جاتے ہیں۔
لال : ایک چھوٹا سا خوش آواز پرندہ
لوٹ ہو جانا : ریجھ جانا، تڑپ جانا، بے قرار ہو جانا

ناخدا : ملّاح، کشتی چلانے والا
نادِ علیؓ : حضرت علیؓ سے منسوب ایک خاص دُعا جو کسی چیز پر لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالتے ہیں۔
نالکی : ایک قسم کی کھلی پالکی جس میں امیر عورتیں سوار ہوتی ہیں۔
ہَڑ : ایک قسم کی لمبی گھنڈی جو ہَڑ سے مشابہ ہوتی ہے اور گوٹے کے ہاروں اور ازار بند میں لگائی جاتی ہے۔

۶۔ پہلی فتح

بِدک کر : دل برداشتہ ہو کر، بھڑک کر
پیش قدمی : بڑھ کر حملہ کرنا، سبقت لے جانا
تقلید : پیروی، نقل
خود اعتمادی : اپنے آپ پر اعتماد ہونا، اپنی صلاحیتوں کا احساس ہونا
دور افتادہ : جو دور ہو، فاصلے پر واقع ہو
سامانِ رسد : فوج کے لیے اناج، کھانے کا سامان
شب خون : رات کو بے خبری میں دشمن پر حملہ کرنا
غیور : بہت غیرت والا
متقاضی : تقاضا کرنے والا، مانگنے والا
مجلسِ شوریٰ : جس مجلس سے مشورہ کیا جائے، مجلسِ مشاورت
مستقر : ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا
معمّر : بوڑھا، بڑی عمر کا
ہراول : دستہ جو فوج کے آگے چلے

۷۔ دستک

پُر اسرار : بھید سے بھرپور
ٹکٹکی باندھنا : غور سے دیکھنا، بغیر پلک جھپکے دیکھنا
دستک : دروازہ کھٹکھٹانا
شب بخیر : رات خیر سے گزرے، رات کو رخصت ہونے کا سلام
نقاہت : کمزوری، ناطاقتی، ناتوانی

۸۔ ہوائی

اختراع : نئی چیز کی دریافت، ایجاد، جدّت
الامان : خدا کی پناہ
بساطی : چھوٹی چھوٹی متفرق اشیا بیچنے والا
تنوّع : قسم قسم کا، رنگا رنگ
توسّل : وسیلہ، ذریعہ
ٹیکی لگانا : بوجھ سر سے اتار کر آرام لینا، چلتے چلتے تھک کر دم لینا

دیرینہ : پرانا، قدیم
ذخار : کوئی چیز جمع کرنا، ذخیرہ کی جمع
رَین بسیرا : رات رہنا، شب بسری کرنا
عمیق : گہرا
قصہ کوتاہ : الغرض، مختصر یہ کہ
کسرِ شان : وہ بات جس سے کسی کی عزت و آبرو میں فرق آئے
گرہستن : سگھڑ، سلیقے والی
مراجعت : واپسی
ناگفتہ بہ : اس کا نہ کہنا بہتر ہے
ہمہ گوں : تمام قسم کا

۹۔ مولانا ظفر علی خاں

اژدر : اژدہا، بہت بڑا اور موٹا سانپ
افسر الملک : حیدر آباد (دکن) کی فوج کا ایک عہدہ، بڑا افسر
بر سبیلِ تذکرہ : تذکرے کے طور پر
برق ہونا : تیز ہونا، چالاک ہونا
پنڈ چھوڑنا : پیچھا چھوڑنا
چنداں : قدرے، تھوڑا سا
دام : جال، پھندا
ڈنڑ پیلنا : ورزش کرنا، (ڈنڈ کی ورزش کرنا)
راقم : لکھنے والا، کاتب
زلفِ عنبر بار : خوش بو دار زلف، عنبر کی خوش بو بکھیرے والی زلف
شانہ : کندھا
صبحِ کاذب : صبح کی روشنی جس کے بعد پھر اندھیرا چھا جاتا ہے۔
صیغہ : محکمہ، شعبہ، سرشتہ
عمامہ : پگڑی، دستار
عنقا : ایک فرضی پرندہ کنایتہً نایاب اور نادر الوجود چیز
غائب غلّہ : بالکل غائب
غُل غپاڑا : بے حد شور غل، ہنگامہ
غُلغُلہ : شور غوغا، دھوم، آوازہ، شہرہ
فکاہات : فکاہت کی جمع، خوش طبعی، زندہ دلی
قبہ شکم : پیٹ کا گنبد، موٹا پیٹ
کژدُم : بچھو، عقرب
گرانڈیل : بھاری اور بڑے جسم والا
گلوری : پان کا بیڑا

مراسلہ : خط، چٹھی
مُسہل : وہ دوا جس سے دست آئیں، جلّاب
مضمحل : کمزور، تھکا ہوا
مطب : دواخانہ، کلینک
مُگدر : وہ بھاری لکڑی جو ورزش کے لیے ہاتھ سے اٹھاتے ہیں جس کے عین درمیان میں موٹھ لگی ہوتی ہے۔
نیم باز آنکھیں : ادھ کھلی آنکھیں
ہمسری : ہم رتبہ، برابری

۱۰۔ قُرطبہ کا قاضی

استہزا : ہنسی اڑانا
اضطرار : بے اختیاری، بے قراری، پریشانی
ایوان : دیوان خانہ، نشست گاہ
بدفال : بُرا شگون لینے والا
تاسُّف : افسوس، پچھتاوا، پشیمانی
حجتی : جھگڑالو، تکرار کرنے والا
دار : سُولی
دریچہ : کھڑکی، چھوٹا دروازہ
دلدوز : دل میں گھس جانے والی، دردناک
سجیلا : بنا ٹھنا، خوش وضع، خوبصورت
سروکار : تعلق، واسطہ، لگاؤ
ششدر : حیران پریشان
عَفُو : معافی، بخشش، درگزر
کوڑھ مغز : بے وقوف، کُند ذہن
کوسِ رحلت : کُوچ کا نقارہ
گریہ و بُکا : رونا پیٹنا، آہ و زاری
ناظرِ عدالت : عدالت کے کارندے، عدالتی امور کی دیکھ بھال کے ذمہ دار
نشتر زبان : بدزبان
ہم نسب : ایک ہی نسل والے

۱۱۔ مواصلات کے جدید ذرائع

ارتعاش : کانپنا، حرکت پذیر ہونا
امتزاج : ملانا، آمیزش کرنا
بجنسہٖ : ہو بہو، من و عن
بصری اشارے : ایسے اشارے جن کا تعلق دیکھنے سے ہے۔

بلادِ اسلامیہ : مسلمانوں کے شہر و ممالک
صوتی اشارے : ایسے اشارے جن کا تعلق آواز سے ہے۔
عوامل : کارکن
مواصلات : پیغام رسانی

۱۲۔ مولوی نذیر احمد دہلوی

اُپلوں کی ڈنڈی: اُپلوں کی ٹال
اشرفی : سونے کا سکہ
باؤلی : وہ بڑا کنواں جس میں پانی بھرنے یا لینے کے لیے سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں تا کہ مسافر بغیر رسی ڈول کے نیچے اتر کر پانی لے سکیں۔
باک : ڈر، خوف، اندیشہ
بساط : حیثیت، حوصلہ، قدرت، طاقت
پس و پیش کرنا : سوچ بچار کرنا، ٹال مٹول کرنا
پیش دالان : برآمدہ، اگلا دالان، چھوٹا صحن
توشۂ آخرت : نیک اعمال جو آخرت میں کام آئیں، عاقبت کا سامان
جید عالِم : بہت بڑا عالِم، زبردست عالم
خویش : خود آپ، رشتے دار، داماد
دامے درمے قدمے سخنے : ہر طرح کی مدد کرنے کو تیار (روپے پیسے سے، عملی طور پر اور زبان سے)
رد و قدح : بحث و تکرار، حُجت
رام کرنا : مطیع کرنا، بس میں کرنا
شُستہ و رفتہ : پاک صاف، سلیس، رواں
علی الصباح : صبح سویرے، نور کے تڑکے
غبن : خورد بُرد، خیانت
کنٹوپ : سردیوں میں پہننے کی روئی والی بڑی ٹوپی، ٹوپ جس سے کان ڈھانپ لیں۔
گھنڈلا : ٹوٹا پھوٹا مکان، جھونپڑا
گٹا : وہ نشان جو بہت زیادہ سجدے کرنے سے پڑ جاتا ہے۔
لیترا : ٹوٹا ہوا جُوتا
محاسب : حساب کتاب کرنے والا، پڑتال کرنے والا، آڈیٹر
مُرفّہ الحال : خوش حال، آسودہ، دولت مند
کھاری باؤلی : پرانی دِلّی کے ایک قدیم علاقے کا نام
ہلکانا : لٹکانا، پھنسانا، الجھانا

۱۳۔ ایک سفرنامہ جو کہیں کا بھی نہیں ہے

آثارِ صنادید : پرانے تاریخی آثار
پالان : وہ گدّی جو لادُو جانوروں کی کمر پر بچاؤ کے لیے ڈالتے ہیں
پاوندے : افغانستان کے خانہ بدوش قبائل کے افراد
تعویق : دیر، تاخیر
تن زیب کا انگرکھا: بہت باریک کپڑے کا چغا، قبا
جوئے کم آب : ایسی ندی جس میں پانی کم ہو
چین و ماچین : چین اور چین سے آگے
خشمگیں : غضب ناک
دگلا : چغا جس میں روئی بھری ہو
دیدہ زیب : خوبصورت
زیر جامہ : وہ لباس جو پوشاک کے نیچے پہنا جاتا ہے
فرسنگ : فاصلے کا ایک ماپ جو اٹھارہ ہزار فٹ ہوتا ہے
کانگڑی : مٹی کی انگیٹھی جس کے اوپر تیلیوں کا غلاف چڑھا ہوتا ہے۔ کشمیریوں میں اس کا استعمال عام ہے۔
کُلَہ (کلاہ) : لمبی ٹوپی
کماحقہٗ : جیسا اس کا حق ہے، ٹھیک ٹھیک
گئوکُشی : گائے ذبح کرنا
مُتواضع : تواضع کرنے والا، عاجزی کرنے والا
مطبع : چھاپہ خانہ، پرنٹنگ پریس
نظر بٹو : ایسی بد شکل چیز یا کالا نشان جو خوبصورت چیزوں کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے لگاتے ہیں۔

۱۴۔ ایوب عباسی

استبداد : ظلم و ستم
التفات : توجہ
بدہیئتی : بدصورتی
بزعمِ خود : اپنے خیال میں
بہشتی : پانی بھرنے یا پلانے والا
بھلمنساہٹ : انسانیت، شرافت
خودسپاری : اپنے آپ کو دوسروں کے لیے وقف کر دینا
خیر اندیش : بھلا سوچنے والا
دنایت : نالائقی، کمینہ پن

ردّوقدح : عیب چینی کرنا، بحث وتکرار، حُجّت
رعنا : خوش نما، خوب صورت
شقاوت : بدبختی، بے رحمی، بدانجامی
قضیہ : جھگڑا، فساد
ملگجی : مٹی کا رنگ، غبار آلود
نحیف الجثہ : کمزور جسامت کا
نعائمِ فطرت : نعامہ کی جمع ہے، قدرت کی نعمتیں

حصّہ نظم

۱۔حمد

اُفتادگی : گرنا، بے بسی، عاجزی
تحمل : برداشت، بُردباری
تشنہ لب : پیاسا
حُجت : دلیل
خطاپوشی : قصور پر پردہ ڈالنا، غلطی چھپانا
خطاکوشی : قصور کرنا، غلطی کرنا
دورِ جام : جام (ساغر) کا ہر ایک کے سامنے باری باری آنا
دُوئی : دو ہونے کی کیفیت، توحید کی ضد، شرک
ذُوالجلال : جلال والا، بزرگی اور عظمت والا، اللہ تعالیٰ
ساعت : وقت، گھڑی
معصیت : گناہ، قصور
مغفرت : بخشش، نجات، معافی
مے کش : مے خوار، شراب (شرابِ معرفت) پینے والا
یکتائی : اکیلا ہونا، بے مثال ہونا

۲۔نعت

اوجِ کمال : کمال کی بلندی
بے بال و پر : بے یار و مددگار، بے سر و سامان محتاج، ناتواں، عاجز
چارہ ساز : کام بنانے والا، کام درست کرنے والا
چارہ گر : مُعالج، طبیب
خوش خصال : اچھی عادات والا، نیک خصلت
خوش نژاد : اعلیٰ خاندان کا حامل، عالی نسب
خوش نہاد : ہنس مکھ
خیر البشرؐ : بہترین انسان، پیغمبرؐ کا لقب

راہِ زیست : زندگی کی راہ
سربہ سر : اِس سرے سے اُس سرے تک، تمام، کُل
عرصۂ محشر : میدانِ حشر
شقُّ القمر : حضور اکرمؐ کا معجزہ، جس میں چاند کو دو ٹکڑے کر دیا گیا تھا۔
ظفر : فتح، کامیابی
کارزارِ دہر : زمانے کی جنگ، وقت کا مقابلہ
لُطفِ عمیم : عام مہربانی، لُطفِ عام، عام لطف وکرم
مِلّتِ بیضا : روشن ملت، کنایۃً مسلمان قوم
مہر و مروّت : محبت، الفت، شفقت

۳۔خدا سرسبز رکھے اس چمن کو مہرباں ہو کر

بانگِ اذاں : اذان کی آواز
برگِ گل : پھول کی پتی
بلائیں لینا : قربان ہونا، والہانہ محبت کا اظہار کرنا
زیبِ صحنِ بوستاں : چمن کے صحن کی سجاوٹ
سرگرمِ فُغاں ہونا : بلند آواز سے چیخنا چلاّنا
عنبر فشاں : خوشبو بکھیرنے والا
فرشِ زُمرّد : سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا فرش مراد سبز گھاس کا فرش
مُرغانِ چمن : باغ کے پرندے
مستانہ وَش : مستوں کی طرح، متوالوں کی طرح، جھومتے جھامتے
نسیمِ صُبح گاہی : صُبح کے وقت چلنے والی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
ہوائے شوق : محبت یا عشق کا نشہ، مستی

۴۔اسلامی مساوات

بندگانِ ذلیل : ادنیٰ درجے کے لوگ
تعیُّش : عیش و عشرت
تونگر : اصل تواں گر ہے، مال دار، دولت مند
بُجز : سوا، بغیر
جوہر : خوبی، ہُنر، کمال
خالقِ دوسَرا : دونوں جہانوں کا پیدا کرنے والا
خُلدِ جِناں : خُلد = ہمیشہ رہنے والی بہشت، جِناں = جنت کی جمع، ہمیشہ رہنے والی جنت
دفتر الٹنا : تباہ ہونا، برباد ہونا
دمِ نزع : جان کنی کا وقت، مرنے کے قریب ہونا

سَمُور : برفانی جانوروں کی کھال کا لباس، (سمور دراصل لومڑی کی جسامت کا ایک برفانی جانور ہے جو شمالی برفستانوں میں پایا جاتا ہے)
عُقبیٰ : اگلا جہاں، دوسرا جہاں، آخرت
فصلِ خزاں : خزاں کا موسم، پت جھڑ کا زمانہ
قُوت وناں : خوراک اور روٹی
کتابِ ہُدیٰ : ہدایت دینے والی کتاب یعنی قرآن مجید
کتاں : باریک ریشمی کپڑا
کمربستہ : کمر باندھے ہوئے، آمادہ، تیار
گل فشاں : پھول بکھیرنے والا
مَسخ : بگاڑ، اچھی صورت کا بری صورت میں بدل جانا، بگڑا ہوا
مفلوک : تباہ حال، خستہ خراب، مفلس
نوعِ بشر : انسان، مراد ہے عالمِ انسانیت
وِلا : الفت، دوستی، محبت
ہادی : ہدایت دینے والا
ہواوہوس : حرص، طمع، خواہشِ نفسی

۵۔ سراغِ راہرو

تگ ودو : دوڑ دھوپ، کوشش، جستجو
جبیں : پیشانی
راہرو : راستہ چلنے والا، مسافر
صنم : بت
صنم تراش : بت تراش
کاہکشاں (کہکشاں): بہت سے ستاروں کی قطار یا راستہ جو آسمان پر رات کے وقت نظر آتا ہے۔
نیرِّ تاباں : چمکتا سورج
ہلال نما : پہلی رات کے چاند کی طرح
ہویدا : ظاہر، عیاں، واضح

٦۔ آدمی

بسیار : زیادہ، بے انتہا
طرحدار : بانکا، چھبیلا، وضع دار
رہن : گروی رکھنا
رہین : جو چیز رہن رکھی جائے
صحرانوردی : صحراؤں یا جنگلوں میں مارے مارے پھرنا

صَومَعَہ : عیسائیوں کی عبادت گاہ، گرجا، کلیسا
قصر : محل، عالی شان مکان
قَیس : عرب کے ایک قبیلے بنو عامر کا ایک شخص جو لیلیٰ کا عاشق تھا۔ (مجنوں)
گُنجان بستیاں : مراد ہے گھنی آبادی والی بستیاں

۷۔ نوجوانوں سے خطاب

اجل : موت، قضا
اَچھوتا : جسے کسی نے چھوا نہ ہو، انوکھا، نادر
اضطراب : بے تابی، بے قراری
بَرق : آسمانی بجلی
بے دست وپا : بغیر ہاتھ پاؤں کے، عاجز، بے کس
چنگ ورَباب : ستار اور سارنگی، موسیقی کے آلات
خارزارِ جہاں : کانٹوں بھری دنیا، مراد ہے ایسی دنیا جہاں مصائب و آلام کا دور دورہ ہو۔
سَحاب : بادل
سنگ وخشت : پتھر اور اینٹ
شباب : جوانی

۸۔ ایک کوہستانی سفر کے دوران میں

امین : امانت دار
پر تولنا : پرندے کا اُڑنے پر آمادہ ہونا
خمیدہ پیڑ : جھکا ہوا درخت
دستگیری : کسی کا ہاتھ پکڑ کر اسے سہارا دینا، مدد، حمایت
رہرو : مسافر، راستہ چلنے والا
سرِ کہسار : پہاڑ کی چوٹی پر
سَمت : طرف، جانب، رُخ
گردن فراز : گردن اونچی کرنے والا، متکبر، مغرور
منصب : مرتبہ، عہدہ، درجہ
نخلِ بلند : بلند و بالا درخت، قد آور درخت

۹۔ تغیّر

برگ : پتا
تجلّی : روشنی، چمک، جلوہ
تغیرِ پیہم : مسلسل انقلاب، لگاتار تبدیلی

فسوں : اصل افسوں ہے، جادو، سحر
لاکلام : وہ بات جس پر بحث کی گنجائش نہ ہو۔
نکہت : خوشبو، مہک

۱۰۔ قطعات

آہ وفغاں : چیخ پکار، رونا پیٹنا، نالہ وفریاد
بلبلانا : بے تاب ہونا، بے قراری سے رونا، چلاّنا
تلملانا : مضطرب ہونا، تڑپنا
شہرِ خراب : اجڑا ہوا شہر، برباد شدہ شہر، کھنڈر
ضربِ کربناک : دردناک چوٹ
قریۂ شکستہ : ٹوٹا پھوٹا گاؤں، ویران گاؤں
مذمّت کاری : برائی کرنا، ہجو کرنا، تحقیر کرنا

غزلیات

۱۔ خواجہ میر درد

اہلِ صفا : صاف باطن لوگ، نیک لوگ مراد صوفیائے کرام
جوں : مانند، مثل (حرفِ تشبیہ)
جان سے گزر جانا : مرجانا، فوت ہوجانا
جی سے اتر جانا : نظروں سے گر جانا، قدر نہ رہنا
حول وقوّت : برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی قوت
دیدوادید : دو آدمیوں کا باہمی ملاقات کو جانا، آپس کا ملنا جُلنا
رفو : پھٹے ہوئے کپڑے کی مرمّت کرنا
رُو : چہرہ، شکل، صورت، یہاں سُرخ روئی (کامیابی) مراد ہے۔
شرر : چنگاری
کبھو : لفظ ''کبھی'' کی قدیم صورت۔

۲۔ شیخ غلام ہمدانی مُصحفی

اندوہ گیں : غم ناک، رنجیدہ، پریشان
بس کہ : چونکہ، اس لیے کہ
تختِ شہی : بادشاہ کا تخت، مسندِ شاہ
حزیں : غمگین، رنجیدہ، ملول
خندۂ گل : پھول کی ہنسی، پھول کا کھلنا
دل شاداں : خوش وخرّم دل
دیدۂ گریاں : روتی ہوئی آنکھ

قریں : قریب، پاس، نزدیک
گرم رَو : تیز رفتار، تیز رَو
گوشۂ عُزلت : گوشۂ تنہائی، خَلوَت
مہِ تاباں : روشن چاند

۳۔ مرزا غالب

اہلِ تمنّا : اہلِ عشق
بہ صد رنگ : سو سو رنگوں سے، سو سو طرح سے
بے مہر : بے مرُوّت، بے رحم، بے محبت
پارۂ دل : دل کا ٹکڑا، مراد ہے دل
حیف : افسوس (حرفِ تاسّف)
خو : عادت، خصلت، ڈھنگ، چلن
داغِ تمنائے نشاط : خوشی کی تمنا کا داغ
دیوانگیِ شوق : جذبۂ جنوں
رِیش : زخم
زخمِ تمنّا کھانا : ناکامی کی اذیّت برداشت کرنا
زود پشیماں : جلد پچھتانے والا
سُبک سر : کمینہ، اوچھا، بے عزّت
سرگراں : خفا، ناراض، ناخوش
شمشیر کا عریاں ہونا : تلوار کا نیام سے نکلنا
عدُو : دشمن، مخالف
گلستاں ہونا : کنایہ ہے وفورِ شادمانی سے، بے حد خوش ہونا
نوا سنجِ فغاں : فریاد کرنے والا
نہاں : پوشیدہ، چھپا ہوا
وائے : افسوس، ہائے (کلمۂ تاسّف)
وضع : روش، دستور، طور طریق (یہاں بہ معنی خودداری)

۴۔ علامہ محمد اقبالؒ

آوارگانِ راہ : راستے میں بھٹکنے والے لوگ، مراد ہے جدوجہد اور سعی وطلب میں مشغول لوگ
آئین : اصول، دستور، طریقہ
اسد اللّٰہی : خدا کے شیر یعنی حضرت علیؓ سے تعلق رکھنے والی صفت، بہادری، بے خوفی
اسرارِ شہنشاہی : شہنشاہی کے بھید
اَولیٰ : بہت بہتر، نہایت اچھا

بادۂ ناب : خالص شراب
خدایانِ بحرو بر : سمندر اور خشکی کا انتظام کرنے والے مراد فرشتے
خلیل : دوست، مراد حضرت ابراہیمؑ
خود آگاہی : اپنے آپ کو پہچاننا
دارا : قدیم فارس (ایران) کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جسے سکندر نے شکست دی تھی۔
روباہی : لومڑی کی طرح ہونا، مکر وفریب، چالاکی
سَحر گاہی : صُبح کے وقت کا
سکندر : سکندر جس نے ایران میں دارا اور ہندوستان میں راجا پورس کو شکست دی تھی۔
سیلِ بے پناہ : ایسا سیلاب جس سے بچنے کی جگہ نہ ملے
صُبح گاہی : صبح کے وقت کا
کدُو : وہ بڑا پیالہ جو گول کدو کے خشک چھلکے سے بنایا جاتا ہے اور پیالے وغیرہ کی جگہ فقرا استعمال کرتے ہیں۔ کوزۂ شراب۔
کم کوش : کوشش میں کمی کرنے والا، سُست
لاہُوتی : عالمِ الوہیت میں پہنچا ہوا
مردِ قلندر : وہ شخص جو روحانی ترقی یہاں تک کر گیا ہو کہ اپنے وجود اور دنیا کے تمام تعلقات سے بے خبر ہو کر ہمہ تن خدا کی ذات کی طرف متوجہ ہو، خدا تعالیٰ کا فقیر مست
مشتِ خاک : مٹھی بھر خاک، مراد ہے انسان
نومید : ناامید، مایوس

۵۔ ناصر کاظمی

بے چراغ گلیاں: اجاڑ سنسان گلیاں
دیار : ملک، شہر، وطن
شریکِ سخن : بات چیت میں شامل، شاملِ کلام
ہاتھ کاٹ لینا : بے بس ہونا، مجبور ہونا
ہم سخن : ہم زبان، ہم کلام، ساتھی
ہونٹ سینا : چُپ ہو جانا، خاموش ہو جانا

۶۔ فراق گھورکھپوری

آشفتہ حالی : پریشان حالی، دیوانگی
شوریدگی : پریشانی، حیرانی، دیوانگیِ عشق
علائق : ''علاقہ'' کی جمع، تعلقات، روابط
ظلمت کدہ : تاریک مقام، وہ جگہ جہاں اندھیرا چھایا ہوا ہو، دنیا

۷۔ تابش دہلوی

پائے جستجو : وہ پاؤں جو تلاش میں مصروف ہو۔ محنت کرنے والا
تماشا سوز : مشاہدے کو ختم کرنے والا، جس سے کوئی اور چیز نظر نہ آئے
جلوۂ اندازِ یکتائی: مطلب ہے توحید خداوندی کا جلوہ، پوری ترکیب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی چکاچوند نے باقی سب مشاہدوں کو گہنا دیا ہے
جلوۂ صد رنگ : سو رنگ کی تجلی، ایسا نور جس کے سیکڑوں زاویے ہوں
چشمِ شوق : عشق و محبت کی آنکھ، وہ آنکھ جس میں کسی کی گہری محبت رچ بس گئی ہو
شرمندۂ منزل : منزل پر پہنچنے والا
کارِ تمنا : خواہش کا مقصود، خواہش کی تکمیل کے لیے کوشش کرنا
ہنگامہ آرا : فتنہ برپا کرنے والا، جنگ پر تیار رہنے والا

☆......☆......☆

کتاب کے مؤلفین اور مدیر کے مختصر کوائف

مولفین:

ڈاکٹر علی محمد خاں
پروفیسر شعبہ اردو، ایف سی کالج لاہور
تعلیمی قابلیت: ایم۔اے (اردو، تاریخ)، پی ایچ ڈی (اردو)
تدریسی تجربہ: ۴۳ سال
علمی وادبی کام: ۲۷ مطبوعہ کتابیں، متعدد مطبوعہ مضامین
ادارت: ''دبستان'' لاہور (۱۴ سال تک)

ڈاکٹر عبدالغنی فاروق
صدر شعبہ اردو (ر) گورنمنٹ سائنس کالج، وحدت روڈ لاہور
تعلیمی قابلیت: ایم۔اے (اردو)، پی ایچ ڈی (اردو)
تدریسی تجربہ: ۳۱ سال
علمی وادبی کام: ۱۵ مطبوعہ کتابیں، بیسیوں مطبوعہ مضامین
ادارت: ''اردو ڈائجسٹ'' لاہور، ''زندگی'' لاہور

پروفیسر جعفر بلوچ مرحوم
صدر شعبہ اردو (ر) گورنمنٹ سائنس کالج، وحدت روڈ لاہور
تعلیمی قابلیت: ایم۔اے (اردو)، بی ایڈ
تدریسی تجربہ: ۳۷ سال
علمی وادبی کام: ۱۷ مطبوعہ کتابیں
ادارت: ''تھل'' لیہ، ''راوی'' لاہور، ''دبستان'' لاہور

مدیر:

محمد ظفر الحق چشتی
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائن، لاہور
تعلیمی قابلیت: ایم۔اے (اردو)، ایم۔فل (اردو)، پی ایچ ڈی (سکالر)
پنجابی فاضل۔ ڈپلومہ فارسی زبان وادب
تدریسی تجربہ: انٹرمیڈیٹ تا ایم اے ۲۵ سال
علمی وادبی کام: نعتیہ شاعری کی مطبوعہ کتاب، تقریباً ۵۰ مطبوعہ مضامین
ادارت: ''معیار'' فیصل آباد، ''المنہاج'' لاہور، ''کریسنٹ'' لاہور، ''فاران'' لاہور